Chapter 71 — سورۃ نوح — Noah, the prophet

آیات 28

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

إِنَّآ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِۦٓ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝١

1- تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف (یہ کہہ کر) بھیجا کہ وہ انہیں ان کے غلط راستوں پر چلنے کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کر دے اس سے پہلے کہ ان پر ایک الم انگیز عذاب آجائے۔

قَالَ يَٰقَوْمِ إِنِّى لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝٢

2- چنانچہ اس نے اپنی قوم سے کہا کہ میں تمہیں واقعتاً صاف صاف انداز میں آگاہی دے رہا ہوں کہ تمہاری موجودہ روش تمہیں تباہی کی طرف لیے جا رہی ہے (نذیر)۔

أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ وَٱتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ۝٣

3- لہٰذا، اگر تم تباہی سے بچنا چاہتے ہو تو اللہ کی پرستش اور اس کے احکام و قوانین سے ہم آہنگ ہو جاؤ اور جیسے میں کرتا ہوں تم بھی ویسے ہی کرتے چلے جاؤ۔

يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ ٱللَّهِ إِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝٤ وقف لازم

4- اگر (تم نے ایسا کر لیا تو اللہ) تمہیں تمہاری اُن بُرائیوں اور تباہیوں سے جو تمہارے پیچھے لگی رہتی ہیں ان سے محفوظ کر کے اپنی حفاظت میں لے لے گا اور تمہیں ایک مقررہ مدت تک مہلت دے دے گا (تاکہ تم اپنے کاموں سے یہ ثابت کر سکو کہ تم واقعتاً اللہ سے حفاظت کے مستحق ہو)۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت جب آجاتا ہے تو پھر وہ ٹل نہیں سکتا۔ لیکن کتنا اچھا ہو! کہ اگر تم اسے سمجھ جاؤ۔

قَالَ رَبِّ إِنِّى دَعَوْتُ قَوْمِى لَيْلًا وَنَهَارًا ۝٥

5- (نوحؑ نے اپنی قوم کو سنوارنے کی پوری پوری کوشش کی لیکن انہوں نے اس کی ایک نہ مانی۔ آخرکار) اس نے کہا! اے میرے رب! بلاشبہ میں اپنی قوم کو دن رات (تیرے راستے کی طرف) دعوت دیتا رہا ہوں۔

فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِىٓ إِلَّا فِرَارًا ۝٦

6- لیکن (ان کی حالت یہ ہے کہ) میں جوں جوں انہیں اس طرف بلاتا ہوں! یہ اس سے اور دُور بھاگتے ہیں۔

وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۚ﴿۷﴾

7- اور حقیقت یہ ہے کہ میں جب بھی انہیں دعوت دیتا ہوں (کہ وہ نازل کردہ احکام وقوانین کو اختیار کرلیں) تا کہ تو اُنہیں اپنی حفاظت میں لے لے اور وہ تباہی سے بچ جائیں تو وہ اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں اور اپنے کپڑوں سے (اپنے چہروں) کوڈھانک لیتے ہیں (تا کہ نہ وہ میری بات سنیں اور نہ ہی میری شکل دیکھیں۔ بہر حال، انہیں بہت سمجھایا مگر یہ اپنی ضد پر ہی) اڑے رہتے ہیں اور متکبرانہ بڑائی اختیار کیے رہتے ہیں۔

ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۙ﴿۸﴾

8- ایک بار پھر (نوحؑ نے التجا کی کہ! اے میرے رب) ہر تحقیق گواہ رہے گی کہ میں نے (ان کے مجمعوں سے بھی خطاب کیا) اور انہیں باآوازِ بلند دعوت دی (کہ اللہ کے احکام کو اختیار کرلو)۔

ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۙ﴿۹﴾

9- پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ میں نے انہیں اعلانیہ سمجھانے کی بھی کوشش کی اور (علیحدگی میں) پوشیدہ و رازدارانہ طور پر بھی (آگاہی دینے کی کوشش کی۔ غرضیکہ میں نے نصیحت کرنے کا کوئی طریقہ نہیں چھوڑا)۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾

10- چنانچہ میں نے (ان سے بار بار) کہا! کہ تم اپنے رب (کے احکام اختیار کر کے) اس سے حفاظت طلب کرو تا کہ تباہی سے بچ جاؤ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ وہی خطاؤں کے بُرے اثرات دُور کر کے سامانِ حفاظت بہم پہنچا سکتا ہے (غفار)۔

یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ﴿۱۱﴾

11- (اور انہیں یہ بھی آگاہی دی گئی تھی کہ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہیں آخرت کی سرفرازیاں اور دنیا کی خوشحالیاں بھی میسر آئیں گی)۔ وہ آسمان سے تم پر (بابرکت) مسلسل بارش بھیجا کرے گا۔

وَّیُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ﴿۱۲﴾

12- اور اس طرح وہ تمہاری مدد سرمایہ و دولت اور اولاد کے ذریعے کرے گا اور تمہارے لئے سرسبز باغات اُگائے گا اور (ان کی سیرابی کے لئے) ندیاں رواں کرے گا۔

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿۱۳﴾

13-(نوحؑ پھر اپنی قوم کے لوگوں سے مخاطب ہوا! اور ان سے کہا! کہ) تمہیں کیا ہو گیا ہے جو تم اللہ کے لئے بزرگی اور عظمت کا یقین نہیں کرتے ہو (اور اپنے رئیسوں اور سرداروں کو باوقار سمجھتے ہو)۔

وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾

14-حالانکہ (کیا تم نے کبھی سوچا کہ تمہیں یہ زندگی کیسے حاصل ہوگئی۔اس کے لئے تم اللہ کے قانونِ تخلیق کی کارفرمائی پر غور کرو جس کے مطابق) بلاشبہ اللہ تمہیں مختلف تخلیقی مراحل طے کراتے ہوئے (انسانی پیکر تک لے آیا ہے اور تمہیں وحی کی آگاہی دے رہا ہے تاکہ تم حسین زندگی گزارو)۔

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿۱۵﴾

15-(اور) کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ (جو وقار کا مالک ہے اسی نے) اوپر تلے کس طرح سات کُرّے یعنی متعدد کُرّوں والے آسمان تخلیق کر رکھے ہیں۔

(نوٹ: یہ آیت آگاہی دیتی ہے کہ آسمان تہہ بہ تہہ کُرّوں سے مزین ہیں یہی وجہ ہے کہ زمین کے اوپر سات تہہ بہ تہہ کُرّے ہیں اور یہ تہہ بہ تہہ کُروں کی بلندیاں زمین کا آسمان دکھائی دیتی ہیں اور زمین سات اوپر تلے فضاؤں کی بلندیوں کے گھیرے میں ہے اور یہ اِس لئے بھی ہیں تاکہ یہ دیگر آسمانوں سے اُترنے والی تخریبی قوتوں سے زمین کو ایک مقررہ مدت تک محفوظ رکھیں۔لیکن اگر سات کو محاوراتاً سمجھا جائے تو اِس کا مطلب متعدد لیا جائے گا)۔

وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾

16-اور ان میں اسی نے چاند کو نُور بنادیا اور سورج کو سراج بنادیا۔

(نوٹ: لفظ سراجاً کا مادہ (س ر ج) ہے۔اس کا بُنیادی مطلب ہے وہ شے جس میں بیک وقت روشنی، حرارت اور حسن و جمال ہو اِسی لئے بہت حسین چراغ کو بھی سراج کہتے ہیں۔چنانچہ انہی صفات کی حسین انتہاؤں کے پیشِ نظر تشبیہہ کے طور پر آخری نبی محمدؐ کے لئے آیت 33/46 میں سراجاً منیراً استعمال ہوا ہے البتہ یہاں پر چاند کے لئے نور اور سورج کے لئے سراج کے اِستعمال سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ چاند کی روشنی اپنی نہیں بلکہ وہ سورج کی روشنی کو منعکس کرتا ہے جسے نور کہا گیا ہے اور سراج کی یعنی دیے کی روشنی اُس کے اپنے نظام سے پیدا ہوتی ہے وہ منعکس شدہ نہیں ہوتی بہر حال، سراج کا مطلب آفتاب بھی ہے)۔

وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾

17-اور اللہ نے تمہیں زمین سے نباتات کی مانند اگایا۔

(نوٹ: یعنی انسان کا آپس میں ٹکراؤ اس لئے ہوتا ہے کہ انسان سب اپنے آپ کو ایک دوسرے سے الگ سمجھتے ہیں اور

مفادات کی پرستش نے انہیں جدا جدا کر رکھا ہے۔ حالانکہ اللہ نے اِنسان کی تخلیق نباتات کی طرح کی ہے۔ کیونکہ زمین سے ایک تنا ابھرتا ہے لیکن آگے جا کر اس کی بے شمار شاخیں اِدھر اُدھر پھیل جاتی ہیں۔ اس کے باوجود ان کا باہمی تعلق اس قدر گہرا ہوتا ہے کہ جڑ زمین سے جو خوراک حاصل کرتی ہے، وہ اسے اپنے لیے سمیٹ کر نہیں رکھ لیتی بلکہ وہ اسے پتی پتی تک بقدر ضرورت پہنچا دیتی ہے۔ اور اگر پتیاں ہوا سے نمی اور حرارت جذب کرتی ہیں تو انہیں درخت کی رگ رگ تک پہنچا دیتی ہیں۔ یوں پورے کا پورا درخت سرسبز و شاداب رہتا ہے۔ ساری نوعِ انسانی کی تخلیق بھی ایک شجرِ طیب کی طرح ہوئی ہے۔ اس کے سرسبز رہنے اور پروان چڑھنے کا راز باہمی ربط و ضبط اور اشتراک و تعاون میں ہے۔ یہی ہے وہ نظام جس کی طرف وحی انسان کو دعوت دیتی ہے اِس آیت میں دوسرا اشارہ یہ ہے کہ نباتات بھی انسان کی طرح زندگی رکھتی ہیں مگر اُس کی نوعیت انسان سے مختلف ہے)۔

ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ﴿١٨﴾

18-(جس طرح نباتات کائناتی مادے مٹی سے تخلیق ہوئی ہیں اسی طرح انسان بھی اسی کائناتی مادے سے تخلیق ہوا ہے اور جس طرح وہ اسی میں واپس چلی جاتی ہیں اور پھر نئی زندگی لیے ابھر آتی ہیں کیونکہ اللہ کے لئے کسی بھی انداز کی دوبارا زندگی دینا بالکل مشکل نہیں) لہٰذا، (اسی طرح) وہ تمہیں اسی (کائناتی مادے) میں لوٹائے گا اور پھر وہ تمہیں باہر نکال لے گا۔

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا ﴿١٩﴾

19-اور (اس پر بھی غور کرو) کہ اللہ نے تمہارے لئے زمین کو وسعت دے کر بچھا رکھا ہے۔

ع 1 20 9 لِتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿٢٠﴾

20-تاکہ تم اس کے کشادہ راستوں میں چلو پھرو۔

قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ﴿٢١﴾

21-(غرضیکہ مختلف مثالیں دے دے کر اور مختلف انداز سے انہیں سمجھایا گیا، لیکن انہوں نے اس کی ایک نہ مانی، آخر) نوُح نے اپنے رب سے فریاد کی کہ (میری تمام کوششوں کے باوجود) ان لوگوں نے میری باتوں کو ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ اور یہ اُس شخص کے پیچھے چل رہے ہیں (جس میں اس کے سوا کوئی خصوصیت نہیں) کہ اس کے پاس بہت سی دولت ہے اور افرادِ خاندان کی کثرت ہے۔ حالانکہ (انہی چیزوں نے اسے صحیح راستے کی طرف آنے سے روک رکھا ہے اور اس طرح یہ اس کے اور اس کی پیروی کرنے والوں کے لئے) خسارے کا باعث بن گئی ہیں۔

وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿٢٢﴾

22-اور (اے میرے رب) یہ لوگ (میری دعوت کے خلاف) بڑی بڑی سازشیں کر رہے ہیں اور چالیں چل رہیں ہیں۔

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ۬ وَّلَا یَغُوْثَ وَیَعُوْقَ وَنَسْرًا ۚ﴿۲۳﴾

23-اور یہ لوگوں سے کہہ رہے ہیں! کہ تم اپنے معبودوں کو بالکل نہ چھوڑنا، نہ ودکو اور نہ سواع کو نہ یغوث و یعوق کو اور نہ ہی نسر کو (چھوڑنا۔ حالانکہ ان کو بتایا گیا ہے کہ یہ مٹی اور پتھر کے تراشے ہوئے بت ہیں۔ جن کا ساری کائنات میں کہیں کوئی اختیار نہیں ہے)۔

وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا ۚ۬ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾

24-اور حقیقت یہ ہے کہ (اس طرح) انہوں نے ان گنت لوگوں کو غلط راستے پر ڈال رکھا ہے۔ لہٰذا، (اے میرے رب! اب تو ایسا کر) کہ ان ظالموں کی گمراہی کو اور بھی زیادہ کر دے (تاکہ یہ جلد اپنے انجام کو دیکھ لیں)۔

مِمَّا خَطِیْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ۬ فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾

25-چنانچہ وہ اپنی غلط کاریوں و خطاؤں کی وجہ سے غرق کر دیے گئے اور پھر وہ (دوزخ) کی آگ میں داخل کر دیے گئے۔ تب (انہوں نے دیکھ لیا کہ) انہیں سوائے اللہ کے کوئی بھی مددگار میسر نہ آیا۔

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ﴿۲۶﴾

26-(وہ پوری کی پوری قوم اس حد تک غلط کاریاں اور خطائیں کر رہی تھی کہ دوسرے انسانوں کو ان کے اثرات سے بچانا ضروری تھا)۔ چنانچہ نوُح نے کہا، اے میرے رب! تُو ایسے تمام لوگوں کو جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام و قوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کر کے سرکشی اختیار کر رکھی ہے، ان میں سے زمین پر کوئی آباد گھرانہ نہ رہنے دے۔

اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا یَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾

27-(اس نے کہا! کہ اے میرے رب!) حقیقت یہ ہے کہ اگر تُو نے انہیں باقی چھوڑ دیا تو وہ تیرے بندوں کو غلط راستوں پر ڈال دیا کریں گے۔ اور اُن کی نسل سے جو بھی پیدا ہوگا (وہ انہی کی تربیت اور پرورش پا کر انہی جیسا) اللہ کی راہ سے ہٹ جانے والا (فاجر) اور نازل کردہ سچائیوں سے انکار کرنے والا ہوگا۔

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا ۧ﴿۲۸﴾ ع 2 8 10 النصف

28-(نوحؑ نے کہا) اے میرے نشوونما دینے والے! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور میرے اہلِ خانہ میں جو ایمان لائے اور (دیگر) مومن مردوں کو اور مومن عورتوں کو اپنی حفاظت میں لے لے تاکہ وہ تباہی سے بچ جائیں۔ اور وہ لوگ جو زیادتیوں اور بے انصافیوں سے باز ہی نہیں آ رہے ہے تو اُن کی تباہیوں اور بربادیوں میں اضافہ کر دے (تاکہ انسانیت ان کے جرائم سے محفوظ ہو جائے)۔